خلافت لائبریری ربوہ

ہفتہ | 6۔ دسمبر 1997ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

CPL 61

فون 213029

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 273 | ہفتہ 5 شعبان۔ 1418ھ 6 فتح 1376ھش 6 دسمبر 1997ء

عبادات میں دعائیں کرو کہ خدا تم سے راضی ہو جائے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

خوش قسمت وہ شخص نہیں ہے جس کو دنیا کی دولت ملے اور وہ اس دولت کے ذریعہ ہزاروں آفتوں اور مصیبتوں کا مورد بن جائے بلکہ خوش قسمت وہ ہے جسکو ایمان کی دولت ملے اور وہ خدا کی ناراضگی اور غضب سے ڈرتا رہے اور ہمیشہ اپنے آپ کو نفس اور شیطان کے حملوں سے بچاتا رہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی رضا کو وہ اس طرح پر حاصل کرے گا مگر یاد رکھو کہ یہ بات یونہی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ تم (عبادات) میں دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ تم سے راضی ہو جاوے اور وہ تمہیں توفیق اور قوت عطا فرمائے کہ تم گناہ آلود زندگی سے نجات پاؤ۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

انسان اصل میں انسان سے لیا گیا ہے یعنی جس میں دو حقیقی انس ہوں۔ ایک اللہ تعالیٰ سے اور دوسرا بنی نوع کی ہمدردی سے۔ جب یہ دونوں انس اس میں پیدا ہو جاویں۔ اس وقت انسان کہلاتا ہے اور یہی وہ بات ہے جو انسان کا مغز کہلاتی ہے اور اسی مقام پر انسان اولوالالباب کہلاتا ہے جب تک یہ نہیں کچھ بھی نہیں۔ ہزار دعویٰ کر دکھاؤ' مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک' اس کے نبی اور اس کے فرشتوں کے نزدیک ہیچ ہے۔

پھر یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ تمام انسان نمونہ کے محتاج ہیں اور وہ نمونہ انبیاء علیہم السلام کا وجود ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر تھا کہ درختوں پر کلام الٰہی لکھاتا' مگر اس نے جو پیغمبروں کو بھیجا اور ان کی معرفت کلام الٰہی نازل فرمایا۔ اس میں سر یہ تھا کہ تا انسان جلوہ الوہیت کو دیکھے' جو پیغمبروں میں ہو کر ظاہر ہوتا ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 416)

زندگی کا ہر فعل خدا کیلئے خالص کر دینا عبادت ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

جس عبادت کے قیام کے لئے ہم کھڑے ہوئے ہیں اس کا تعلق صرف (عبادات) قائم کرنے سے نہیں بلکہ ساری زندگی کو قبلہ رخ کرنے کا نام عبادت ہے۔ تمام زندگی کو اللہ کے لئے خالص کر دینا اس میں روزمرہ زندگی کا اٹھنا بیٹھنا' عورتوں سے سلوک' بچوں سے سلوک' بڑوں سے سلوک' عورتوں کا خاوندوں سے سلوک' ایک دوسرے سے سلوک' لین دین کے معاملات یہ سارے دین ہیں اور ان میں سے ہر ایک کو مخلص کرنا ہوگا کس کے لئے؟ اللہ کے لئے۔ پس ساری زندگی کا ہر فعل اگر خدا کے لئے خالص ہو جاتا ہے تو یہ عبادت ہے اور ساری زندگی عبادت میں ڈھل جاتی ہے پھر ایسے موقع پر آکر عبادت میں اور دین میں اور انسان کے رہن سہن میں کوئی بھی فرق نہیں رہتا(۔)

ہم نے (۔) دنیا کو عبادت کے گر سکھانے ہیں یعنی اپنی ساری زندگی کو پھر اللہ کے لئے خالص کر لینا ہے پھر ہماری عبادتیں خدا کی عبادتیں ہوں گی ورنہ (عبادت) میں رہتے ہوئے بھی خدا کے حضور سر جھکانا اور سر تسلیم خم کرنا یہاں تک کہ سجدہ ریز ہو جانا اگر (عبادت) سے نکل کے دوسروں کے لئے اسی طرح سر جھکایا جائے اور دوسروں کی اطاعت میں انسان داخل ہو جائے تو بیک وقت دو بادشاہوں کی اطاعتیں نہیں چلا کرتیں ایک ہی حکومت ہے صرف اللہ کی اور اس حکومت میں یہ حکم ہے سب کو کہ جب بھی خدا کی مرضی سے ٹکرائے (۔) تم اس مرضی کو خدا کے لئے مخلص کر دو تب تمہاری عبادت عبادت ہے ورنہ وہ عبادت 'عبادت نہیں ہے۔

یہ عبادت کا مفہوم جو میں نے آپ کے سامنے رکھا ہے بہت ہی مشکل ہے اور اتنا مشکل ہے کہ انسان اگر اپنی عبادت پر غور کرے تو اس کی کوئی عبادت بھی عبادت دکھائی نہیں دے گی۔ میں اپنے سمیت آپ سب کو مخاطب کر کے خدا کے حضور یہ حقیقت حال عرض کر رہا ہوں کہ نہ میری عبادت کوئی عبادت ہے نہ آپ کی عبادت کوئی عبادت ہے ان معنوں میں جن معنوں میں یہ (۔) عبادت کی طرف بلا رہی ہے۔ ہزار دنیا کی دلچسپیاں ہیں ہزار ایسے کام ہیں جن میں مبتلا رہے ہیں اور رہتے ہیں' کوشش کے باوجود مبتلا نہیں ہو جاتے ہیں جن کا آخری مقصود اللہ نہیں رہتا۔ وہ اپنی ذات میں معصوم باتیں بھی ہوں تب بھی خالصتہ للہ نہیں کی گئیں مثلاً آپ کھانا کھاتے ہیں اپنی مرضی کے اچھے سے اچھے کھانے کھائیں اور پکائیں اچھے سے اچھا پہنیں یہ جائز ہے اس کو شرک نہیں کہتے مگر خالصتہ للہ نہیں ہے' (دین کو اللہ کے لئے خاص کرے) میں داخل نہیں ہے۔

اصل جڑ تقویٰ اور مقصود تقویٰ ہے۔ جسے وہ عطا ہو تو سب کچھ پا سکتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ثواب کا ایک نادر موقعہ

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے اعلان سال نو تحریک جدید کے بعد فراہمی وعدہ جات کی مہم میں جملہ مخلصین حصہ لیکر دوہرے ثواب سے بہرہ ور ہوں سیدنا حضرت امام جماعت الثانی کا ارشاد ہے "میں ان کارکنوں کو بھی جنہوں نے تحریک جدید کے کام کو اپنے ذمہ لیا ہوا ہے۔ کہ وہ بھی بیدار ہوں اور اپنے مقام کی عظمت کو سمجھیں انہیں صرف اپنے چندے کا ثواب نہیں ملتا بلکہ دوسروں کے چندہ وصول کرنے کا بھی ثواب ملتا ہے"۔

بعض جماعتوں کے ابھی تک سال نو کے وعدہ جات نہیں آئے اولین موقع پر وعدہ جات بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم خواجہ محمد اسلم صاحب سیکرٹری وقف نو گوجرانوالہ شہر کو مورخہ 97-11-16 کو بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام جنید اسلم رکھا گیا ہے جو وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود مکرم خواجہ عبدالعزیز صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ گرمولہ ورکاں کا پوتا ہے اللہ تعالیٰ عزیز کو باعمر سعادت مند اور خادم دین بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم اعجاز احمد وڑائچ صاحب مربی سلسلہ ڈسکہ کے بڑے بھائی گذشتہ ساڑھے سات سال سے لاپتہ ہیں۔ ہر جگہ تلاش کے باوجود کہیں نہیں مل سکے۔ اس وجہ سے ان کے والدین بہت پریشان اور بیمار رہتے ہیں۔ احباب کرام سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

○ مکرم عبدالحمید صاحب طاہر معلم وقف جدید نگرپارکر (سندھ) کی والدہ صاحبہ عرصہ دس سال سے معذوری کی حالت میں شدید علیل ہیں۔ مکرم عبدالحمید طاہر صاحب خود بھی عرصہ تین سال سے اسہال اور پیچش کے امراض میں مبتلا ہیں۔ دونوں کی شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم محمد حلیم صاحب سیکرٹری اصلاح ارشاد گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ کی اہلیہ مکرمہ زکیہ بیگم صاحبہ کی طبیعت مورخہ 97-11-10 کو زیادہ خراب ہو گئی تھی۔ جناح ہسپتال لاہور لے جایا گیا وہاں 13 دن زیر علاج رہیں۔ طبیعت سنبھل گئی۔ موصوفہ کی صحت کاملہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

6 فتح 1376 ہش — 6 دسمبر 1997ء

خدا تعالیٰ کی محبت- کس طرح؟

محبت ایک لفظ ہے۔ محبت کس طرح کی جاسکتی ہے۔ اور کس سے کی جاسکتی ہے۔ یہ باتیں عمل کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں اور اگر ان پر غور کیا جائے تو ایک بات آسانی سے معلوم ہو جائے گی کہ اس ایک لفظ کو مختلف جگہوں پر مختلف طرح استعمال کیا جاتا ہے۔ ہم محبت کرتے ہیں لیکن ہر ایک سے ایک جیسی محبت نہیں کرتے اور ایک ہی طرح محبت نہیں کرتے۔ بچوں سے محبت کرتے ہیں۔ ماں باپ سے محبت کرتے ہیں۔ بیوی سے محبت کرتے ہیں۔ بہن بھائیوں سے محبت کرتے ہیں۔ علم سے محبت کرتے ہیں۔ کھیلوں سے محبت کرتے ہیں۔ جانوروں سے محبت کرتے ہیں۔ غرضیکہ محبت ایک جذبہ ہے جو مختلف اوقات میں زیر عمل لایا جاتا ہے اور مختلف اوقات میں زیر عمل لانے کے لئے مختلف طریق استعمال کئے جاتے ہیں۔ بچوں سے محبت اور بوڑھوں سے محبت میں فرق ہے۔ بچوں کو ہم اچھی اچھی باتیں سمجھاتے ہیں۔ اور بوڑھوں سے ہم اچھی اچھی باتیں سیکھتے ہیں۔ علم سے محبت کرتے ہیں تو علم کو نہ ظاہری طور پر سینے سے لگاتے ہیں۔ نہ اس سے ہاتھ ملاتے ہیں۔ بلکہ علم حاصل کرتے ہیں۔ علم سے محبت کا مطلب یہ ہے کہ علم حاصل کیا جائے۔ چھوٹے بچے سے محبت کرتے ہیں تو محبت کرتے ہوئے ہم اسے اپنی گود میں لے لیتے ہیں ہم اسے اوپر اٹھا کر بہلاتے ہیں۔ کھلاتے ہیں۔ وہ خوش ہوتا ہے ہم بھی خوش ہوتے ہیں۔ لیکن بڑوں کے ساتھ تو اس طرح محبت نہیں کرتے۔ بڑوں کو گود میں لے کر اوپر تو نہیں اٹھاتے۔ بڑوں سے محبت اس طرح کرتے ہیں کہ اپنے نیک جذبات کا اظہار کرتے ہوئے ان کی بات مانتے ہیں۔ اسی طرح اگر آپ ایک ایک چیز کو لے کر دیکھیں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ یہ ایک لفظ محبت مختلف روپ دھار لیتا ہے۔ بعض لوگ تصویروں سے محبت کرتے ہیں۔ خاص طور پر آرٹ کی بنائی گئی تصویریں۔ ان سے محبت کرنے کا رنگ بھی اور ہوتا ہے۔ ہم کس طرح ان کو بچا بچا کے اور سجا سجا کے رکھتے ہیں اور یہی ان سے ہماری محبت ہے۔ جوان سے محبت نہیں کرتے ان کے لئے ان کی کوئی اہمیت نہیں۔ زمین پر پھینک دیں الٹی رکھ دیں۔ کہیں دے ماریں۔ لیکن جو ان سے محبت کرتا ہے اس کا رنگ ہی اور ہے۔

پس یہ بات جان لینے کے کہ بعد محبت مختلف طریق پر کی جاتی ہے۔ کسی سے کسی طرح اور کسی سے کسی طرح۔ لفظ تو ایک ہی ہے۔ لیکن اس کے روپ بہت زیادہ ہیں۔ ہر شخص کے لئے اس کا روپ الگ ہے۔ یہ جو ہمیں بتایا گیا ہے کہ ظالم کا ہاتھ بھی روکیں اور مظلوم کا بھی۔ تو یہ بھی محبت کا ایک رنگ ہے۔ یعنی ان دونوں کو راہ راست پر لانے کی کوشش کریں۔ یعنی ظالم ظلم نہ کرے۔ مظلوم کوئی ایسی بات نہ کرے جس سے ظلم کرنے والے کو شہہ ملے۔ بلکہ یہ کہا جاتا ہے کہ ان کی مدد کی جائے۔ کسی نے پوچھا ظالم کی مدد کس طرح کی جائے۔ تو کہا گیا کہ اس کا ہاتھ روک لینا۔ یہ اس سے ایک قسم کی محبت ہے۔ اگر ہمارے دل میں محبت نہ ہو تو ہمیں کیا؟ جو ظلم کرتا ہے ظلم کرتا رہے جو ظلم سہتا ہے وہ ظلم سہتا رہے۔ لیکن ہمیں ان کے انسان ہونے کی وجہ سے ان سے محبت ہے۔ ہم یہ بھی نہیں چاہتے کہ کوئی ظلم سہے اور ہم یہ بھی نہیں چاہتے کہ کوئی ظلم کرے۔

یہ ساری بات کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جس کسی سے محبت کرنی ہو اس کے متعلق ہمیں پوری طرح معلوم ہونا چاہئے کہ وہ ہے کیا اور ہم اس سے کس طرح محبت کریں اور کس وجہ سے محبت کریں۔ اسی بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہہ سکتے ہیں کہ ہمیں خدا تعالیٰ سے محبت کرنی چاہئے۔ تقویٰ کا ایک رنگ خدا تعالیٰ سے محبت ہے لیکن خدا تعالیٰ سے محبت کس طرح کی جائے۔ یہ بات غور طلب ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی صحیح معنوں میں عزت و تکریم کی جائے۔ ہمارے دل میں یہ بات میخ کی طرح گڑ جانی چاہئے کہ سب سے زیادہ عزت والا اور سب کو عزت دینے والا خدا ہے۔ یہ ہمارے دل میں اس کے لئے محبت پیدا کرے گی۔ لیکن ہم اپنی محبت کا اظہار کس طرح کریں۔ خدا تعالیٰ سے محبت کے اظہار کا حقیقی رنگ یہ ہے کہ ہم اس کی باتیں مانیں۔ پہلے تو ہم ہر وقت یہ معلوم کرنے کی کوشش کریں کہ وہ کہتا کیا ہے۔ وہ ہم سے چاہتا کیا ہے۔ وہ ہمیں کس طرح کے انسان دیکھنا چاہتا ہے جب یہ معلوم ہو جائے تو وہ جو کچھ کہتا ہے اس پر عمل کریں۔ یہی اس سے محبت ہے۔ حقیقی معنوں میں خدا تعالیٰ سے محبت اس کے احکامات کی پیروی ہے۔ جو اس کے احکامات کی پیروی نہیں کرتا وہ ہزار دعویٰ کرتا پھرے کہ میں خدا تعالیٰ سے محبت کرتا ہوں۔ اس کا یہ دعویٰ پایہ ثبوت کو نہیں پہنچ سکتا۔ جس سے ہم محبت کرتے ہیں اس کی بات مانتے ہیں۔ اس کو عزت دیتے ہیں۔

پس خدا تعالیٰ سے محبت کا اصل پہلو یہ ہے کہ اس کی عزت ہمارے دل میں قائم ہو۔ وہ وحدہ لاشریک ہے۔ ہم اس کی جگہ کسی اور کو نہ دیں۔ اس کی جگہ اسی کو رکھیں۔ اور پھر اس کا یہ تقاضا بھی ہے کہ ہم اس کے احکام مانیں۔ احکام ماننے کے لئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ہمیں یہ معلوم ہو کہ اس کا حکم ہے کیا۔ اگر حکم کا ہی پتہ نہ ہو گا تو ہم مانیں گے کیسے۔ پس خدا تعالیٰ سے محبت کے یہ دو تقاضے یقیناً ضرور پورے ہونے چاہئیں۔ ہمارے دل میں سب سے زیادہ اسی کی عزت ہو۔ اور ہمارے دل میں اسی کے احکام ماننے کا جذبہ سب سے زیادہ ہو۔ اگر ایسا ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں۔ اور جیسا کہ ہم جانتے ہیں خدا تعالیٰ سے محبت کے حقیقی آثار بھی ظاہر ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہم سے محبت کرتا ہے۔ ہماری محبت تو بے شک لوگوں پر ظاہر ہو یا نہ ہو۔ ہو سکتا ہے کہ نہ ہی ہو۔ لیکن جب خدا تعالیٰ انسان سے محبت کرتا ہے تو اس کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ جس سے محبت کرتا ہے اس پر بھی اور دوسرے لوگوں پر بھی۔

پس آیئے ہم اپنے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت کا جذبہ پیدا کریں اور اس طرح اس کی محبت کو بھی حاصل کریں۔

اے خدا تو ہمیں اس کی توفیق عطا کر۔

اے دوست، مری بات پہ یُوں تو نہ بگڑ جا
یہ بات غلط ہے، تو مجھے پیار سے سمجھا
کم علم سمجھ کر، مجھے دے علم کی دولت
سطحی سی ہر اک بات پہ یوں مجھ کو نہ ڑخا
ممنون کرے گا ترا یہ حسنِ توجہ
میں بھی تجھے دے سکتا ہوں اک تحفہ دعا کا

ابو الاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

تربیت کے طریق

بچہ کو صاف رکھا جائے۔ پیشاب پاخانہ فوراً صاف کر دیا جائے۔ شاید بعض لوگ یہ کہیں یہ کام تو عورتوں کا ہے۔ یہ صحیح ہے۔ مگر پہلے مردوں میں یہ خیال پیدا ہو گا تو پھر عورتوں میں ہو گا۔ پس مردوں کا کام ہے کہ عورتوں کو یہ باتیں سمجھائیں کہ جو بچہ صاف نہ رہے اس میں صاف خیالات کہاں سے آئیں گے.... جب بچہ کی ظاہری صفائی کا خیال نہیں رکھا جاتا تو باطنی صفائی کس طرح ہو گی؟ لیکن اگر بچہ ظاہر میں صاف ہو تو اس کا اثر اس کے باطن پر پڑے گا اور اس کا باطن بھی پاک ہو گا۔ کیونکہ غلاظت کی وجہ سے جو گناہ پیدا ہوتے ہیں ان سے بچا رہے گا۔ یہ بات طب کے رو سے ثابت ہو گئی ہے کہ بچہ میں پہلے گناہ غلاظت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ جب بچہ کا اندام نہانی صاف نہ ہو تو بچہ اسے کھجلاتا ہے۔ اس سے وہ مزا محسوس کرتا اور اس طرح اسے شہوانی قوت کا احساس ہو جاتا ہے۔ اگر بچہ کو صاف رکھا جائے اور جوں جوں وہ بڑا ہو اسے بتایا جائے کہ ان مقامات کو صفائی کے لئے دھونا ضروری ہوتا ہے' تو وہ شہوانی برائیوں سے بہت حد تک محفوظ رہ سکتا ہے۔ یہ تربیت بھی پہلے دن سے شروع ہونی چاہئے۔

(2) غذا بچہ کو وقت مقررہ پر دینی چاہئے۔ اس سے بچہ میں یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ خواہشات کو دبا سکتا ہے اور اس طرح بہت سے گناہوں سے بچ سکتا ہے۔ چوری' لوٹ کھسوٹ وغیرہ بہت سی برائیاں خواہشات کو نہ دبانے کی وجہ سے ہی پیدا ہوتی ہیں۔ کیونکہ ایسے انسان میں جذبات پر قابو رکھنے کی طاقت نہیں ہوتی۔ اور اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ جب بچہ رویا ماں نے اسی وقت دودھ دے دیا۔ ایسا نہیں کرنا چاہئے بلکہ مقررہ وقت پر دودھ دینا چاہئے۔ اور بڑی عمر کے بچوں میں یہ عادت ڈالنی چاہئے کہ وقت پر کھانا دیا جائے۔ اس سے یہ صفات پیدا ہوتی ہیں (1) پابندی وقت کا احساس (2) خواہش کو دبانا (3) صحت (4) مل کر کام کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ کیونکہ ایسے بچوں میں خود غرضی اور نفسانیت نہ ہو گی۔ جبکہ وہ سب کے سب ساتھ مل کر کھانا کھائیں گے (5) اسراف کی عادت نہ ہو گی۔ جو بچہ ہر وقت کھانے کی چیزیں لیتا رہتا ہے وہ ان میں سے کچھ ضائع کرے گا' کچھ کھائے گا لیکن اگر مقررہ وقت پر مقررہ مقدار میں اسے کھانے کی چیز دی جائے گی تو وہ اس میں سے کچھ ضائع نہیں کرے گا۔ پس اس طرح بچہ میں تھوڑی چیز استعمال کرنے اور اسی سے خواہش کے پورا کرنے کی عادت ہو گی (6) لالچ کا مقابلہ کرنے کی عادت ہو گی۔ مثلاً بازار میں چلتے ہوئے بچہ ایک چیز دیکھ کر کہتا ہے۔ یہ لینی ہے۔ اگر اس وقت اسے نہ لے کر دی جائے تو وہ اپنی خواہش کو دبا لے گا۔ اور پھر بڑا ہونے پر کئی دفعہ دل میں پیدا شدہ لالچ کا مقابلہ کرنے کی اس کو عادت ہو جائے گی۔

اسی طرح گھر میں چیز پڑی ہو اور بچہ مانگے تو کہہ دینا چاہئے کہ کھانے کے وقت پر ملے گی۔ اس سے بھی اس میں یہ قوت پیدا ہو جائے گی کہ نفس کو دبا سکے گا۔

زمیندار گنے' مولی' گاجر' گڑ وغیرہ کے متعلق اسی طرح کر سکتے ہیں۔

(3) بچہ کو مقررہ وقت پر پاخانہ کی عادت ڈالنی چاہئے۔ یہ اس کی صحت کے لئے بھی مفید ہے۔ لیکن اس سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے اعضاء میں وقت کی پابندی کی حس پیدا ہو جاتی ہے۔ وقت مقررہ پر پاخانہ پھرنے سے انتڑیوں کو عادت ہو جاتی ہے اور پھر مقررہ وقت پر ہی پاخانہ آتا ہے۔ یورپ میں تو بعض لوگ حاجت سے وقت بتا دیتے ہیں کہ اب یہ وقت ہو گا۔ کیونکہ مقررہ وقت پر انہیں پاخانہ کی حاجت محسوس ہوتی ہے۔ تو بچہ کے لئے یہ بہت ضروری بات ہے۔ وقت پر کام کرنے والے بچہ میں (عبادت) روزہ کی پختہ عادت پیدا ہو جاتی ہے اور قومی کاموں کو پیچھے ڈالنے کی عادت نہیں پیدا ہوتی۔ علاوہ ازیں بے جا جوش دب جاتے ہیں۔ کیونکہ بے جا جوش کا ایک بڑا سبب بے وقت کام کرنے کی عادت ہے۔ خصوصاً بے وقت کھانا کھانا۔ مثلاً بچہ کھیل کود میں مشغول ہوا۔ وقت پر ماں نے کھانا کھانے کے لئے بلایا مگر نہ آیا۔ پھر جب آیا تو ماں نے کہا۔ ٹھہرو کھانا گرم کر دوں۔ چونکہ اسے اس وقت بھوک لگی ہوئی ہوتی ہے اس لئے وہ روتا چلاتا اور بے جا جوش ظاہر کرتا ہے۔ کیونکہ وہ اسی وقت کھانے کے لئے آتا ہے جب اس سے بھوک دبائی نہیں جاتی۔ اور اس وجہ سے نہایت شور کرتا ہے۔

(4) اسی طرح غذا اندازہ کے مطابق دی جائے۔ اس سے قناعت پیدا ہوتی اور حرص دور ہوتی ہے۔

(5) قسم قسم کی خوراک دی جائے۔ گوشت' ترکاریاں اور پھل دیئے جائیں کیونکہ غذاؤں سے بھی مختلف اقسام کے اخلاق پیدا ہوتے ہیں۔ پس مختلف اخلاق کے لئے مختلف غذاؤں کا دیا جانا ضروری ہے۔ ہاں بچپن میں گوشت کم اور ترکاریاں زیادہ ہونی چاہئیں۔ کیونکہ گوشت ہیجان پیدا کرتا ہے اور بچپن کے زمانہ میں ہیجان کم ہونا چاہئے۔

(6) جب بچہ ذرا بڑا ہو تو کھیل کود کے طور پر اس سے کام لینا چاہئے۔ مثلاً یہ کہ فلاں برتن اٹھا لاؤ۔ یہ چیز وہاں رکھ آؤ۔ یہ چیز فلاں کو دے آؤ۔ اسی قسم کے اور کام کرانے چاہئیں۔ ہاں ایک وقت تک اسے اپنے طور پر کھیلنے کی بھی اجازت دینی چاہئے۔

(7) بچہ کو عادت ڈالنی چاہئے کہ وہ اپنے نفس پر اعتبار پیدا کرے۔ مثلاً چیز سامنے ہو اور اسے کہا جائے ابھی انہیں ملے گی۔ فلاں وقت ملے گی یہ نہیں کہ چھپا دی جائے۔ کیونکہ اس نمونہ کو دیکھ کر وہ بھی اسی طرح کرے گا۔ اور اس میں چوری کی عادت پیدا ہو جائے گی۔

(8) بچہ سے زیادہ پیار بھی نہیں کرنا چاہئے۔ زیادہ چومنے چاٹنے کی عادت سے بہت سی برائیاں بچہ میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جس مجلس میں وہ جاتا ہے اس کی خواہش ہوتی ہے کہ لوگ پیار کریں۔ اس سے اس میں اخلاقی کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

(9) ماں باپ کو چاہئے کہ ایثار سے کام لیں۔ مثلاً اگر بچہ بیمار ہے اور کوئی چیز اس نے نہیں کھانی تو وہ بھی نہ کھائیں اور نہ گھر میں لائیں بلکہ اسے کہیں کہ تم نے نہیں کھانی اس لئے ہم بھی نہیں کھاتے۔ اس سے بچہ میں بھی ایثار کی صفت پیدا ہو گی۔

(10) بیماری میں بچہ کے متعلق بہت احتیاط کرنی چاہئے کیونکہ بزدلی' خود غرضی' چڑچڑاہٹ جذبات پر قابو نہ ہونا اس قسم کی برائیاں اکثر لمبی بیماری کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہیں۔ کئی لوگ تو ایسے ہوتے ہیں جو دوسروں کو بلا بلا کر پاس بٹھاتے ہیں۔ لیکن کئی ایسے ہوتے ہیں کہ اگر کوئی ان کے پاس سے گزرے تو کہہ اٹھتے ہیں۔ ارے دیکھتا نہیں۔ اندھا ہو گیا ہے۔ یہ خرابی لمبی بیماری کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہے۔ چونکہ بیماری میں بیمار کو آرام پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے اس لئے وہ آرام پانا اپنا حق سمجھ لیتا ہے۔ اور ہر وقت آرام چاہتا ہے۔

(11) بچوں کو ڈراؤنی کہانیاں نہیں سنائی چاہئیں اس سے ان میں بزدلی پیدا ہو جاتی ہے اور ایسے انسان بڑے ہو کر بہادری کے کام نہیں کر سکتے۔ اگر بچہ میں بزدلی پیدا ہو جائے تو اسے بہادری کی کہانیاں سنانی چاہئیں اور بہادر لڑکوں کے ساتھ کھلانا چاہئے۔

(12) بچہ کو اپنے دوست خود نہ چننے دیئے جائیں بلکہ ماں باپ چنیں اور دیکھیں کہ کن بچوں کے اخلاق اعلیٰ ہیں۔ اس میں ماں باپ کو بھی یہ فائدہ ہو گا کہ وہ دیکھیں گے کن کے بچوں کے اخلاق اعلیٰ ہیں۔ دوسرے ایک دوسرے سے تعاون شروع ہو جائے گا۔ کیونکہ جب خود ماں باپ بچہ سے کہیں گے کہ فلاں بچوں سے کھیلا کرو تو اس طرح ان بچوں کے اخلاق کی نگرانی بھی کریں گے۔

(13) بچہ کو اس کی عمر کے مطابق بعض ذمہ داری کے کام دیئے جائیں تاکہ اس میں ذمہ داری کا احساس ہو۔ ایک کہانی مشہور ہے کہ ایک باپ کے دو بیٹے تھے۔ اس نے دونوں کو بلا کر ان میں سے ایک کو سیب دیا اور کہا کہ بانٹ کر کھالو۔ جب وہ سیب لے کر چلنے لگا تو باپ نے کہا جانتے ہو۔ کس طرح بانٹنا ہے۔ اس نے کہا نہیں۔ باپ نے کہا۔ جو بانٹے وہ تھوڑا لے۔ اور دوسرے کو زیادہ دے۔ یہ سن کر لڑکے نے کہا۔ پھر دوسرے کو دیں کہ وہ بانٹے۔ معلوم ہوتا ہے اس لڑکے میں پہلے ہی بری عادت پڑ چکی تھی۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس امر کو سمجھتا تھا کہ اگر ذمہ داری مجھ پر پڑی تو مجھے دوسرے کو اپنے پر مقدم کرنا پڑے گا۔ اس عادت کے لئے بعض کھیلیں نہایت مفید ہیں۔ جیسے کہ فٹ بال وغیرہ۔

مگر کھیل میں بھی دیکھنا چاہئے کہ کوئی بری عادت نہ پڑے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ ماں باپ اپنے بچے کی تائید کرتے ہیں اور دوسرے کے بچہ کو اپنے بچہ کی بات ماننے کے لئے مجبور کرتے ہیں۔ اس طرح بچہ کو اپنی بات منوانے کی ضد پڑ جاتی ہے۔

(14) بچہ کے دل میں یہ بات ڈالنی چاہئے کہ وہ نیک ہے اور اچھا ہے رسول کریم ﷺ نے کیا نکتہ فرمایا ہے کہ بچہ کو گالیاں نہ دو کیونکہ گالیاں دینے پر فرشتے کہتے ہیں۔ ایسا ہی ہو جائے اور وہ ہو جاتا ہے۔

اس کا یہ مطلب ہے کہ فرشتے اعمال کے نتائج پیدا کرتے ہیں۔ جب بچہ کو کہا جاتا ہے کہ تو بد ہے تو وہ اپنے ذہن میں یہ نقشہ جما لیتا ہے کہ میں بد ہوں اور پھر وہ ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ پس بچہ کو گالیاں نہیں دینی چاہئیں بلکہ اچھے اخلاق سکھانے چاہئیں اور بچہ کی تعریف کرنی چاہئے۔

آج صبح میری لڑکی پیسہ مانگنے آئی۔ جب میں نے پیسہ دیا تو بایاں ہاتھ کیا۔ میں نے کہا یہ تو ٹھیک نہیں۔ کہنے لگی ہاں غلطی ہے پھر نہیں کروں گی۔ اسے غلطی کا احساس کرانے سے فوراً احساس ہو گیا۔

(15) بچہ میں ضد کی عادت نہیں پیدا ہونے دینی چاہئے۔ اگر بچہ کسی بات پر ضد کرے تو اس کا علاج یہ ہے کہ کسی اور کام میں اسے لگا دیا جائے اور ضد کی وجہ معلوم کر کے اسے دور کیا جائے۔

(16) بچہ سے ادب سے کلام کرنی چاہئے۔ بچہ نقال ہوتا ہے۔ اگر تم اسے تو کہہ کر مخاطب کرو گے۔ تو وہ بھی تو کہے گا۔

(17) بچہ کے سامنے جھوٹ' تکبر اور ترش روئی وغیرہ نہ کرنی چاہئے کیونکہ وہ بھی یہ باتیں سیکھ لے گا۔ عام طور پر ماں باپ بچہ کو جھوٹ بولنا سکھاتے ہیں۔ ماں نے بچہ کے سامنے کوئی کام کیا ہوتا ہے مگر جب باپ پوچھتا ہے تو کہہ دیتی ہے میں نے نہیں کیا۔ اس سے بچہ میں بھی جھوٹ بولنے کی عادت پیدا ہو جاتی ہے۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ بچہ کی غیر موجودگی میں ماں باپ یہ کام کریں بلکہ یہ مطلب ہے کہ جو ہر وقت ان عیبوں سے نہیں بچ سکتے وہ کم سے کم بچوں کے سامنے ایسے فعل نہ کریں تا مرض آگے نسل کو بھی مبتلا نہ کرے۔

(18) بچہ کو ہر قسم کے نشہ سے بچایا جائے۔ نشوں سے بچہ کے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں اس وجہ سے جھوٹ کی بھی عادت پیدا ہوتی ہے اور نشہ پینے والا اندھا دھند تقلید کا عادی ہو جاتا ہے۔ ایک شخص حضرت امام جماعت احمدیہ الاول (-) کا رشتہ دار تھا وہ ایک دفعہ ایک لڑکے کو لے آیا اور کہتا تھا۔ اسے بھی میں اپنے جیسا ہی بنا لوں گا۔ وہ نشہ وغیرہ پیتا اور مذہب سے کوئی تعلق نہ رکھتا تھا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الاول نے اسے کہا۔ تم تو خراب ہو چکے ہو اسے کیوں خراب کرتے ہو۔ مگر وہ باز نہ آیا۔ ایک موقعہ پر آپ نے اس لڑکے کو اپنے پاس بلایا اور اسے سمجھایا کہ تمہاری عقل کیوں ماری گئی ہے۔ اس کے ساتھ پھرتے ہو۔ کوئی کام سیکھو۔ آپ کے سمجھانے سے وہ لڑکا اسے چھوڑ کر چلا گیا۔ مگر کچھ مدت کے بعد وہ ایک اور لڑکا لے آیا۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آکر حضرت امام جماعت احمدیہ الاول سے کہنے لگا۔ اب اسے خراب کرو تو جانوں۔ اس کے نزدیک یہی خراب کرنا تھا کہ اس کے قبضہ سے نکال دیا جائے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الاول نے بہتیرا اس لڑکے کو سمجھایا اور کہا کہ مجھ سے روپیہ لے لو اور کوئی کام کرو۔ مگر اس نے نہ مانا۔ آخر آپ نے اس شخص سے پوچھا اسے تم نے کیا کیا ہے تو وہ کہنے لگا۔ اس کو میں نشہ پلاتا ہوں اور اس وجہ سے اس میں ہمت ہی نہیں رہی کہ میری تقلید کو چھوڑ سکے۔ غرض نشہ سے اقدام کی قوت ماری جاتی ہے۔

جھوٹ سب سے خطرناک مرض ہے کیونکہ اس کے پیدا ہونے کے ذرائع نہایت باریک ہیں اس مرض سے بچہ کو خاص طور پر بچانا چاہئے۔ بعض ایسے اسباب ہیں کہ جن کی وجہ سے یہ مرض آپ ہی آپ بچہ میں پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً یہ کہ بچہ کا دماغ نہایت بلند پرواز واقع ہوا ہے وہ جو بات سنتا ہے آپ ہی اس کی ایک حقیقت بنا لیتا ہے۔ ہماری ہمشیرہ بچپن میں روز ایک لمبی خواب سنایا کرتی تھیں۔ ہم حیران ہوتے کہ روز اسے کس طرح خواب آجاتی ہے۔ آخر معلوم ہوا کہ سونے کے وقت جو خیال کرتی تھیں وہ اسے خواب سمجھ لیتی تھیں۔ تو بچہ جو کچھ سوچتا ہے اسے واقعہ خیال کرنے لگتا ہے اور آہستہ آہستہ اسے جھوٹ کی عادت پڑ جاتی ہے۔ اس لئے بچہ کو سمجھاتے رہنا چاہئے کہ خیال اور چیز ہے اور واقعہ اور چیز ہے۔ اگر خیال کی حقیقت بچہ کے اچھی طرح ذہن نشین کر دی جائے تو بچہ جھوٹ سے بچ سکتا ہے۔

(19) بچوں کو علیحدہ بیٹھ کر کھیلنے سے روکنا چاہئے۔

(20) ننگا ہونے سے روکنا چاہئے۔

(21) بچوں کو عادت ڈالنی چاہئے کہ وہ ہمیشہ اپنی غلطی کا اقرار کریں اور اس کے طریق یہ ہیں۔ (1) ان کے سامنے اپنے قصوروں پر پردہ نہ ڈالا جائے (2) اگر بچہ سے غلطی ہو جائے تو اس سے اس طرح ہمدردی کریں کہ بچہ کو یہ محسوس ہو کہ میرا کوئی سخت نقصان ہو گیا ہے جس کی وجہ سے یہ لوگ مجھ سے ہمدردی کر رہے ہیں اور اسے سمجھانا چاہئے کہ دیکھو اس غلطی سے یہ نقصان ہو گیا ہے (3) آئندہ غلطی سے بچانے کے لئے بچہ سے اس طرح گفتگو کی جائے کہ بچہ کو محسوس ہو کہ میری غلطی کی وجہ سے ماں باپ کو تکلیف اٹھانی پڑی ہے۔ مثلاً بچہ سے جو نقصان ہوا ہو وہ اس کے سامنے اس کی قیمت وغیرہ ادا کرے اس سے بچہ میں یہ خیال پیدا ہو گا کہ نقصان کرنے کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا۔ کفارہ نہایت گندہ عقیدہ ہے مگر میرے نزدیک بچہ کی اس طرح تربیت کرنے کے لئے نہایت ضروری ہے (4) بچہ کو سرزنش الگ لیجا کر کرنی چاہئے۔

(22) بچہ کو کچھ مال کا مالک بنانا چاہئے۔ اس سے بچہ میں یہ صفات پیدا ہوتی ہیں۔ (1) صدقہ دینے کی عادت (2) کفایت شعاری (3) رشتہ داروں کی امداد کرنا۔ مثلاً بچہ کے پاس تین پیسے ہوں تو اسے کہا جائے ایک پیسہ کی کوئی چیز لاؤ اور دوسرے بچوں کے ساتھ مل کر کھاؤ۔ ایک پیسہ کا کوئی کھلونا خرید لو۔ اور ایک پیسہ صدقہ میں دے دو۔

(23) اسی طرح بچوں کا مشترکہ مال ہو۔ مثلاً کوئی کھلونا دیا جائے تو کہا جائے۔ یہ تم سب بچوں کا ہے۔ سب اس کے ساتھ کھیلو۔ اور کوئی خراب نہ کرے۔ اس طرح قومی مال کی حفاظت پیدا ہوتی ہے۔

(24) بچہ کو آداب و قواعد تہذیب سکھاتے رہنا چاہئے۔

(25) بچہ کی ورزش کا بھی اور اسے جفاکش بنانے کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ کیونکہ یہ بات دنیوی ترقی اور اصلاح نفس دونوں میں یکساں طور پر مفید ہے۔

اخلاق اور روحانیت کی جو تعریف میں اوپر بیان کر چکا ہوں اس کے مطابق وہی بچہ تربیت یافتہ کہلائے گا جس میں مندرجہ ذیل باتیں ہوں۔ (1) ذاتی طور پر بااخلاق ہو اور اس میں روحانیت ہو (2) دوسروں کو ایسا بنانے کی قابلیت رکھتا ہو (3) قانون سلسلہ کے مطابق چلنے کی قابلیت رکھتا ہو۔ (4) اللہ تعالیٰ سے خالص محبت رکھتا ہو جو سب محبتوں پر غالب ہو۔

پہلے امر کا معیار یہ ہے کہ (1) جب بچہ بڑا ہو تو امور دینیہ کی لفظاً و عملاً عقیدۃً پابندی کرے (2) اس کی قوت ارادی مضبوط ہو تا آئندہ فتنہ میں نہ پڑے (3) اس کا اپنی ضروریات زندگی کا خیال رکھنا اور جان بچانے کی قابلیت رکھنا (4) اپنے اموال و جائیداد بچانے کی قابلیت کا ہونا اور اس کے لئے کوشش کرنا۔

دوسرے امر کا معیار یہ ہے۔ (1) اخلاق کا اچھا نمونہ پیش کرے (2) دوسروں کی تربیت اور دعوت الی اللہ میں حصہ لے (3) اپنے ذرائع کو ضائع ہونے نہ دے بلکہ انہیں اچھی طرح استعمال کرے جس سے جماعت و دین کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔

تیسرے امر یعنی قانون سلسلہ کے مطابق چلنے کی طاقت رکھنے کا یہ معیار ہے۔ (1) اپنی صحت کا خیال رکھنے والا ہو (2) جماعتی اموال اور حقوق کا محافظ ہو (3) کوئی ایسا کام نہ کرے جس سے دوسروں کے حقوق کو نقصان پہنچے (4) قومی جزا اور سزا کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہو۔

چوتھے امر کا معیار یہ ہے۔ (1) کلام الٰہی کا شوق اور ادب ہو (2) خدا تعالیٰ کا نام اسے ہر حالت میں مؤدب اور ساکن بنا دے (3) دنیا میں رہتے ہوئے دنیا سے بکلی الگ ہو (4) خدا کی محبت کی علامات اس کے وجود میں پائی جائیں۔

○○○

وعدہ جات

○ حضرت امام جماعت الثانی کی ہدایات۔

"خدام اور انصار کے ذمہ لگاتا ہوں کہ سارے دوستوں میں تحریک کرکے زیادہ سے زیادہ وعدے جلد سے جلد بھجوائیں۔ اور خدا کرے کہ نومبر کے آخر تک ان وعدوں کی لسٹیں پورا کرنے کی توفیق مل جائے اور دسمبر کے آخر تک تحریک جدید یہ اعلان کر سکے کہ اس کی ضرورتیں پوری ہو گئی ہیں۔

(سبیل الرشاد صفحہ 210)

جملہ جماعتیں ان ہدایات پر عمل کرکے دوہرا ثواب حاصل کریں۔

نسیم سیفی

تربیت یافتہ بچے

کبھی حضرت مولانا ابوالعطاء اور بعض دیگر احباب کے ساتھ طاہر آباد تک سیر کے لئے جایا کرتا تھا۔ پھر اس کے بعد سیر اس طرح محدود ہو گئی کہ میں گول بازار کا ایک چکر لگا کر واپس آجاتا تھا۔ اور اب صحت کی کمزوری کی وجہ سے اتنی زیادہ محدود ہو گئی ہے کہ میں اپنی ہی گلی میں سیر کرتا ہوں کبھی پوری گلی کا ایک چکر لگا لوں تو لگتا ہے کہ کافی سیر کر لی ہے۔ اس سیر کے دوران بڑا لطف آتا ہے کبھی دائیں طرف سے تلاوت کلام الٰہی کی بڑی اچھی آوازیں کان میں پڑتی ہیں اور کبھی بائیں طرف سے۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی گھر سے بڑے ترنم کے ساتھ کسی نظم کے پڑھنے کی آواز آتی ہے۔ کئی باتوں کے علاوہ ایک اور بات جس کا میں لطف اٹھاتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں بچوں کو وردی پہنے' سائیکل پر سواری کرتے' سکول جاتے' دیکھتا ہوں یا پیدل چلتے دیکھتا ہوں۔ اور اگر سیر کا وقت نہ ہو اور کسی اور وقت گلی میں گھوموں تو ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض بچے جو سائیکل سواری کر رہے ہوتے ہیں مجھ سے پوچھتے ہیں کہ انکل کہیں جانا ہے تو ہم آپ کو لے جائیں۔ آپ اندازہ نہیں کر سکتے کہ اس وقت ایسے بچوں کے لئے میرے دل میں کتنا پیار موجیں مارتا ہے۔

ایک دن ایسا ہوا کہ ایک بچہ کسی مکان کی طرف رخ کئے سڑک پر کھڑا تھا۔ میں نے سمجھا کہ چونکہ اس کی توجہ میری طرف نہیں دوسری طرف ہے اس لئے میں اسے سلام کئے بغیر اس کے پاس سے گزر گیا ابھی دو ہی قدم آگے بڑھا تھا کہ بچے نے میری طرف رخ موڑا اور بڑے پیار سے مجھے سلام کیا۔ میرے دل میں اس کے لئے تعریف کا جذبہ پیدا ہوا اور دعا نکلی۔ میں ایک دو دفعہ گلی میں گھوم کر جب اپنے گھر کے قریب آگیا تو میں نے دیکھا کہ وہی لڑکا دوسری طرف سے سائیکل پر آ رہا ہے۔ اسے یہ معلوم نہیں کہ میں وہاں سیر کر رہا ہوں۔ اور یہ بھی کہ میرا مکان کہاں ہے۔ وہ میرے پاس رک گیا اور کہنے لگا کہ انکل آپ نے کہیں جانا ہو تو میں آپ کو سائیکل پر لے چلوں۔ میں نے تو کہیں نہیں جانا تھا۔ میں نے اس سے کہا بیٹا میں تو سیر کر رہا ہوں اور میرا گھر پاس ہی ہے زیادہ دور نہیں ہے۔ بہرحال اس نے مجھے اس بات کی دعوت دی کہ اگر مجھے واقعی کسی جگہ پر جانا مقصود ہے تو میں اس کے ساتھ سائیکل پر چلا جاؤں۔ میں نے اس کا شکریہ ادا کیا اور اسے دعائیں دیں۔ اور یہ سوچتا ہوا آگے بڑھ گیا کہ اس بچے کی اس کے والدین نے کیسی اچھی تربیت کی ہے۔ خدا کرے کہ ہمارے سب بچے اسی جذبے سے معمور ہوں۔ بڑوں کو سلام بھی کریں ان سے پیار اور دعائیں لیں اور اگر وہ یہ سمجھیں کہ وہ بڑوں کی کوئی خدمت کر سکتے ہیں تو انہیں اس بات کی دعوت دینی چاہئے کہ میں اگر آپ کے کام میں آسکوں تو مجھے بتائیے۔ میں جانتا ہوں کہ خدا کے فضل سے ہمارے بہت سے بچے ایسے ہی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود میں اس واقعہ کو بیان کرنے کے بعد تمام والدین کی اس بات کی طرف توجہ دلانا چاہوں گا کہ اگر آپ نے بچے کی اچھی تربیت کی تو وہ سب سے پیار بھی لے گا اور دعائیں بھی اور مجھے یقین ہے کہ ایسی دعائیں ہمیشہ قبول ہو جایا کرتی ہیں۔ اس لئے کہ یہ ایک نہایت پیارے جذبے کے ساتھ کی جاتی ہیں۔ آپ اپنے بچوں کی زیادہ سے زیادہ بہتر رنگ میں تربیت کریں تا کہ انہیں گھر میں' گلی میں' شہر میں' جہاں بھی وہ ہوں' پیار بھی ملے اور دعائیں بھی ملیں۔

○○○

تعارف دینی کتب

انتصار احمد نذر مربی سلسلہ

احکام القرآن للجصاص

مصنف:۔ احمد بن علی الرازی الجصاص (305ھ--370ھ)

مشہور حنفی فقیہہ امام جصاص بغداد میں پیدا ہوئے۔ آپ حنفی فقہ میں اپنے وقت کے امام تھے آپ نے اگرچہ بہت سی کتب تالیف کیں لیکن احکام القرآن ان میں سے خصوصی اہمیت کی حامل ہے۔

آپ نے ابتدائی تعلیم بغداد ہی میں حاصل کی اور پچیس برس کی عمر تک بغداد میں رہے بعد میں آپ نے حصول علم کے لئے سفر بھی کئے۔

جہاں تک آپ کے جصاص ہونے کا تعلق ہے تو اس بارہ میں امام سمعانی کا یہ کہنا ہے کہ یہ جص (چونے) کی مناسبت سے ہے کہ چونکہ آپ کے آباء و اجداد چونے اور قلعی کا کام کیا کرتے تھے اس لئے آپ کو جصاص کہا جاتا ہے۔ ایک خیال یہ ہے کہ آپ کا لقب جصاص ہے۔ بہرحال آپ کو امام ابوبکر رازی اور امام جصاص دونوں ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔

علم فقہ میں آپ کے استاد ابو سہل اور ابو الحسن الکرخی تھے۔ اپنے استاد کی ہدایت پر آپ نے الاھواز اور نیشاپور کی طرف سفر بھی کئے۔ احکام القرآن للجصاص فقہ کی ایسی کتاب ہے جسے کتب تفسیر کی طرز پر لکھا گیا ہے یہ علم فقہ سے تعلق رکھنے والی آیات کی تفسیر ہے اور مختلف مکاتب فکر کے درمیان فقہی اختلافات پر مجتہدانہ بحثیں ہیں آپ نے حنفی مذہب کی بھرپور وکالت

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترمہ آمنہ خاتون بیگم حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مبشر

محترمہ سکینہ سیفی صاحبہ

گذشتہ ماہ میں سرگودھا گئی ہوئی تھی وہاں الفضل میں ہمشیرہ سکینہ سیفی کی علالت اور دعا کی درخواست کا اعلان پڑھا جس سے بہت تشویش مگر یہ تو خیال نہ تھا کہ بیماری کی نوعیت لاعلاج ثابت ہوگی مگر مشیت الٰہی کا فیصلہ حتمی ہو چکا تھا جسے کسی بھی ذریعہ سے ٹالنے کی کوئی قدرت نہیں رکھتا سوائے خود قادر مطلق کے۔ بہرحال میں ان کی شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعا کرتی رہی کیونکہ مجھے ان کے ساتھ اور انہیں میرے ساتھ پیار اور خلوص کا تعلق تھا۔ اس کے بعد ایک دن اچانک ہی مجھے میری بہن عزیزہ بشریٰ اہلیہ چوہدری محمد دین صاحب انور کے ذریعہ فون پر سکینہ کی وفات کی خبر مل گئی اس المناک خبر سے مجھے بہت دکھ اور صدمہ ہوا اور بے اختیار زبان پر جاری ہو گیا کہ۔ ہم اللہ کے ہی ہیں اور ہمیں خود بھی اس کی طرف ہی واپس جانا لازمی ہے۔ اور اس کی رضا کے آگے سر تسلیم خم کر دیا۔ البتہ مجھے یہ قلق ضرور رہا کہ ربوہ بروقت پہنچنے کا امکان نہ ہونے سے میں ان کا آخری دیدار نہ کر سکی = اور دکھ پر دکھ یہ ہوا کہ اس گھرانے کی تین خواتین دو تین دن کے وقفہ سے ہی یعنی آپا فاطمہ انکی بہو اور سکینہ سیفی۔

اس کے بعد ان کی کئی خوبیاں اور اچھی صفات میرے ذہن میں گردش کرنے لگیں سکینہ سے شناسائی تو قادیان سے ہی تھی ان کی والدہ محترمہ فاطمہ بیگم کے میری والدہ محترمہ کے ساتھ اچھے تعلقات تھے۔ اور میں یہ کہوں گی کہ قادیان میں پہلے سے آباد معززین یا بعد میں آنے والوں میں سے کوئی گھرانہ ہی ایسا ہوگا جنکے میرے والد حضرت بھائی محمود احمد صاحب سے علاج معالجہ کے سلسلہ میں ہمارے گھر آنے جانے سے اس گھر کی خواتین کے میری والدہ صاحبہ کے ساتھ بھی تعلقات نہ ہوں اور کئی خواتین کے ساتھ خاصہ میل ملاپ تھا انہی میں سے خالہ فاطمہ صاحبہ بھی تھیں اور ان کی بیٹیوں سکینہ اور سلیمہ کو میں بھی اچھی طرح جانتی تھی۔ خواہ براہ راست مراسم نہ تھے۔ تقسیم ہند کے بعد قادیان سے بھی سب کو ادھر ادھر جانا پڑا جس کی وجہ سے آپس کی ملاقاتیں کم اور روا قفیتیں مدہم پڑ گئیں۔

اس کے بعد 1955ء میں مبشر صاحب جب مجھے اور دونوں بیٹوں کو ساتھ لے کر غانا گئے اور بعد میں محترم سیفی صاحب کو مغربی افریقہ کا رئیس المربیین ہونے کے سلسلہ میں غانا کے دورہ پر بھی آنا پڑتا تو میرے اور سکینہ کے بھی خط وکتابت یا کسی معمولی تحفہ وغیرہ کے ذریعہ سے آپس کے تعلقات بڑھ گئے۔ اور پاکستان آنے کے بعد قریب ہونے سے ملاقاتیں بھی ہونے لگیں۔ تقریبات میں شامل ہونا آنا جانا زیادہ ہو گیا۔ جب کبھی سیفی صاحب مبشر صاحب سے ملنے یا ان کی عیادت کے لئے ہمارے گھر آتے سکینہ ضرور ساتھ آتیں مجھ سے ملنے کے لئے اور میں بھی عموماً ان کے گھر جاتی رہتی۔ جب بھی میں جاتی بہت خوش ہوتیں۔ مزید بیٹھنے کا اصرار کرتیں میں نے اس دوران میں سکینہ میں بہت سی خوبیوں حسن خلق مہمان نوازی اور نیک صفات کا مشاہدہ کیا۔ گھر میں سادگی بے تکلفی دیکھتی تھی عموماً گھر کے کام میں مصروف ہی ہوتیں۔ سیفی صاحب کی علالت کے دوران میں ان کی تیمارداری میں لگی رہتیں۔ کئی دفعہ ذکر کیا کہ جب سیفی صاحب کے والد محترم زیادہ بیمار تھے اور بستر پر ہی تھے اس وقت مجھے اور میرے بیٹے کو (شاید سیفی صاحب اس وقت باہر تھے) غالباً چھوٹے بیٹے کا ذکر کیا تھا۔ ہم دونوں کو دن رات ان کی خدمت اور دیکھ بھال کا اللہ تعالیٰ نے موقع دیا۔ کسی وقت بیٹا کچھ جھجک جاتا یا گھر میں نہ ہوتا اور والد صاحب کا بستر بدلنا اور صاف کرنا ہوتا تو مجھے بہت ہی دقت اور مشکل پیش آتی مگر اب میں خوشی محسوس کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سعادت اور نیکی کا موقع عطا کیا۔ کیا ایسی مثالیں عام ہو سکتی ہیں؟ ان کے چھوٹے بیٹے کے گھر بیٹا پیدا ہوا میں مبارکباد دینے اور بچہ کو دیکھنے ان کے گھر گئی تو معلوم ہوا کہ ان کی بہو بچہ کو ساتھ لے کر اپنے والدین کے گھر گئی ہوئی ہے میں پھر آنے کا کہہ کر واپس آ گئی۔ پھر اس کے واپس آنے پر سکینہ نے بیٹے بہو کو بچہ کے ساتھ ہمارے گھر بھجوا دیا کہ جاؤ آپا جی سے بچہ کو ملوا کر لاؤ۔ اور مولوی صاحب سے دعا بھی کروانا۔ یہ بھی ایک خاص جذبہ کے تحت تھا کہ بچوں کو بھی بزرگوں اور ملنے والوں کے ساتھ تعلقات قائم رکھنے چاہئیں۔ اور یہ میرے دل کی بات بھی تھی عزیزہ بشریٰ سیفی صاحبہ کی بیٹی کراچی سے آئی تو اسے سیفی صاحب کے ساتھ ہمارے گھر بھجوایا کہ جاؤ خالہ کے ساتھ مبشر صاحب کی وفات کا افسوس کر کے آؤ۔ سیفی صاحب نے ذکر کیا کہ اس کی والدہ کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس لئے وہ نہیں آئیں۔ اکثر دفعہ مجھ سے قادیان کے حالات اور واقعات کا ذکر کرتی رہتیں اور زیادہ تر میرے محترم والد صاحب سے علاج کا ذکر کرتیں کہ ہم بچپن سے بھائی جی سے دوا لینے جاتیں تو بہت پیار سے پیش آتے اس کے بعد افریقہ آنے تک اپنے بچوں کو بھی علاج کے لئے ان کے پاس لے کر جاتی تھی کیونکہ وہ بہت ہی مشفق وجود تھے ان کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے شفا رکھی تھی اس قسم کی اور بھی تعریفی رنگ میں باتیں اور ذکر کرتیں ان کی اپنے محترم والد صاحب کے متعلق ایسی یادداشتیں ان سے سن کر بہت ہی خوشی اور راحت محسوس ہوتی اور حیرت بھی کہ اتنا عرصہ گذرنے کے باوجود یہ سب کچھ ان کے ذہن میں موجود ہے۔ میری سکینہ سے آخری ملاقات غالباً اپریل میں ہوئی۔ اس دن خلاف معمول اکیلی آئیں سیفی صاحب کے متعلق بتایا کہ گھر میں نہیں تھے۔ میرے لئے حسب معمول گھر کی مرغیوں کے انڈے لے کر آئیں۔ کفایت شعاری کو مدنظر رکھتے ہوئے گھر مرغیاں پالنے کی زحمت بھی اٹھا رکھی تھی اس دن کافی دیر میرے پاس بیٹھی رہیں کچھ بہت ضروری باتیں تھیں جو میرے ساتھ کرتی رہیں۔ بالکل صحت مند اور تندرست تھیں آہ مجھے کیا پتہ تھا کہ میری یہ ان سے آخری ملاقات ہے۔ سکینہ کا ذکر خیر کرنے کے بعد اپنے بزرگوں اور ان کے سسرالی اقارب کا ذکر بھی کر دیتی ہوں جو تھوڑا بہت میری یادداشت میں ہے۔

سیفی صاحب کے نانا جان حضرت فضل محمد صاحب اور میرے نانا جان حضرت منشی امام الدین صاحب کے قادیان آنے سے پہلے کے ہی بہت دوستانہ تعلقات تھے میرے نانا جان جن دیہات میں بطور پٹواری متعین رہے یعنی لوہ چپ' تلونڈی جھنگلاں' رسول پور سندھواں اور ان کا آبائی گاؤں قلعہ درشن سنگھ وغیرہ ہرسیاں بھی ان دیہات کے قریب ہی تھا۔ جہاں ان سب کا آپس میں ملنا جلنا رہتا پھر قادیان آنے کے بعد بھی یہ سلسلہ اولادوں میں بھی قائم ہوتا رہا۔ خواتین کے تعلقات بھی ہو گئے محترم مولوی صالح محمد صاحب میرے ماموں جان چوہدری نثار احمد صاحب کے گہرے دوستوں میں سے تھے کیونکہ حضرت فضل محمد صاحب کی دکان ہمارے نور ہسپتال والے مکان سے قریب تھی۔ میں اور میری بہن فاطمہ قریباً روزانہ ہی چھوٹی موٹی چیزیں لینے ہرسیاں والے باباجی کی دکان پر بھاگ کر چلی جاتیں۔ اس کے بعد ہم دارالرحمت میں آ گئے جب ہمارا اپنا مکان بن گیا تھا تو آپا فاطمہ اہلیہ مولوی صالح محمد صاحب ہمارے مکان کی اوپر والی منزل میں بطور کرایہ دار رہیں۔ ان کے تین بیٹے بھی ساتھ تھے صادق' مبارک' شریف۔ مولوی صاحب اس وقت بہار یا سی پی کے کسی علاقہ میں کچھ کام کرتے تھے۔ آپا فاطمہ کے پاس ان کے سب رشتہ دار آتے جاتے رہتے۔ اس کے بعد محترم مولوی صالح محمد صاحب غانا مشن ہاؤس میں بھی کچھ سال ہمارے ساتھ رہے قادیان ہمارے گھر کے قریب چند قدم کے فاصلہ پر کرایہ دار خالہ زینب تھیں جن کا والدہ صاحبہ کے ساتھ بہت میل ملاپ تھے روزانہ آنا جانا رہتا ان کے بیٹے سلطان طاہر صاحب کے ساتھ میرے بہنوئی چوہدری محمد دین انور صاحب کے حقیقی بھائیوں جیسے تعلقات ہیں۔ ان کی اہلیہ سیفی صاحب کی ہمشیرہ تھیں۔ میرا مطلب اس بیان سے یہ ہے کہ ہرسیاں خاندان کا کسی نہ کسی رنگ میں ہمارے گھرانہ سے قریبی تعلق بھی رہا۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کی مغفرت فرماتے ہوئے ان کے درجات بلند کرے پسماندگان کو سلامت اور اپنی رضا پر قائم رکھے۔ آمین

طلباء کا رجحان

ملک بھر میں یہ شکایت کی جا رہی ہے کہ اساتذہ اور ان کے طلباء کے تعلقات اتنے خوشگوار نہیں رہے جتنے پہلے ہوا کرتے تھے۔ لیکن یہ شکایت ابھی تک زیادہ سے زیادہ اس حد تک پہنچی ہے کہ اساتذہ طلباء کا خیال نہیں رکھتے اور طلباء اساتذہ کا احترام نہیں کرتے۔ ہو سکتا ہے کسی جگہ پر بات اس سے آگے بھی بڑھ گئی ہو لیکن عام طور پر جو کچھ سنا جاتا ہے وہ یہی ہے کہ دونوں طرف سے ایک دوسرے کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ استاد اپنے طالب علموں کو پہلے استادوں کی طرح اپنے بچے نہیں سمجھتے اور بچے اپنے استادوں کا اپنے والدین کی طرح احترام نہیں کرتے۔ جس طرح پہلے احترام کیا جاتا تھا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اساتذہ اور طلباء کے درمیان یہ فاصلہ بڑھا ہے اس کا تعلق کسی ایک ملک سے نہیں۔ بہت سے ملکوں سے ہے۔ یا یوں کہہ لیجئے کہ ساری دنیا سے ہے۔ ہم عام طور پر یہی سمجھتے رہے ہیں اور اب بھی کسی حد تک یہ بات سمجھنے پر مجبور ہیں کہ ہماری نسبت میں اساتذہ اور طلباء کے تعلقات یقیناً بہتر ہوں گے وہاں پر استاد زیادہ شفقت سے پڑھاتا ہو گا۔ طالب علم استاد کا زیادہ احترام کرتا ہو گا۔ لیکن ایسا لگتا ہے کہ ہماری یہ بات دور کا ڈھول ہے۔ کیونکہ حال ہی میں ایک خبر جو روزناموں میں شائع ہوئی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ نہ صرف شاگرد اساتذہ کا احترام نہیں کرتے بلکہ ان میں ایسے بھی لوگ موجود ہیں جو استاد پر حملہ کر دیتے ہیں۔ اس کی پٹائی کرتے ہیں۔ اور آج کے اساتذہ اس بات کا شکوہ کرتے ہیں کہ نہ صرف طالب علم ان کا احترام نہیں کرتے بلکہ ان پر تشدد پر بھی اتر آتے ہیں۔ اور انہوں نے کہا ہے کہ انہیں ایسے طلباء سے بچایا جائے۔ جبکہ ایسے طلباء کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ آپ اس خبر کا متن دیکھئے۔

لاہور (تعلیمی ڈیسک) برطانیہ میں طالب علموں کی طرف سے اساتذہ پر بڑھتے ہوئے حملوں سے نمٹنے کے لئے اساتذہ کی ایک تنظیم نے یہ مشورہ پیش کیا ہے کہ حملہ آور طالب علم کو پکڑ کر اس کی خوب کٹائی کیجائے۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ اس سلسلے میں حملہ آور طالب علم کے جسم کے نرم حصوں مثلاً ٹخنے' گھٹنے' کہنی اور چھانگلی کو نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔ اطلاعات کے مطابق ایسوسی ایشن آف ٹیچرز اینڈ لیکچررز نامی تنظیم کے جنرل سیکرٹری پیٹر سمتھ نے یہ تجویز پیش کرتے ہوئے کہا کہ انہیں تشدد کے بڑھتے ہوئے رجحان کے حل کے لئے متعدد اساتذہ کی طرف سے درخواست کی گئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ ٹیچر ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ جو طالب علم چاہے مار پیٹ کر چلا جائے اور ٹیچر محض اخلاقی اقدار کی پاسداری کرتے ہوئے سب کچھ خاموشی سے برداشت کرے تاہم پیٹر سمتھ نے کہا کہ حملہ آور طالبعلم کی استاد کی طرف سے کٹائی کا حربہ صرف اسی صورت استعمال کیا جائے جب بچاؤ اور صلح صفائی کی کوئی صورت نظر نہ آئے۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

عراق پر اقوام متحدہ کی پابندیاں

عراق پر اقوام متحدہ کی پابندیوں نے کیا کیا ستم ڈھائے ہیں اس کا تذکرہ اقوام متحدہ میں عراق کے سفیر مزار حمدون نے کیا ہے۔ انہوں نے نیویارک میں عالمی ادارے کے سیکرٹری جنرل مسٹر کوفی عنان سے ملاقات کی اور انہیں عراق کے خلاف بین الاقوامی اقتصادی پابندیوں کی وجہ سے پیدا ہونے والی صورت حال سے آگاہ کیا عراق کے سفیر نے مطالبہ کیا کہ اقوام متحدہ بین الاقوامی برادری کو عراق کے خلاف پابندیاں اٹھانے پر مجبور کرے۔ تاکہ عراقی عوام کی مشکلات میں کمی آسکے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے عراق کو خوراک کے حصول کے لئے زیادہ تیل فروخت کرنے کی اجازت دینے کی حمایت کی ہے۔ ملاقات کے بعد ایک بیان میں مسٹر کوفی عنان نے کہا کہ سلامتی کونسل کو عراق کے ساتھ تیل کے بدلے خوراک کے معاہدے پر فوری نظر ثانی کرنی چاہئے۔ کیونکہ عراق کے عوام کم غذا اور صحت کے مسئلوں سے دوچار ہیں۔

ایک اطلاع کے مطابق گذشتہ دنوں خوراک اور ادویات کی کمی کے باعث عراق میں ستر (70) افراد کی اجتماعی موت ہوئی ہے۔ ان میں زیادہ تر بچے شامل تھے۔ ذرائع کے مطابق اس سال اکتوبر تک عراق میں سات ہزار اموات ان پابندیوں کی وجہ سے ہو چکی ہیں۔ ان اموات کی وجہ خوراک کی کمی اور ادویات کا دستیاب نہ ہو سکنا ہے۔ سیکرٹری جنرل مسٹر کوفی عنان نے کہا ہے کہ عراق کے لئے تیل کی فروخت سے حاصل ہونے والی آمدنی کی مد میں اضافہ کیا جانا چاہئے۔

ooo

الجزائر میں موت کا رقص

الجزائر میں موت کا رقص جاری ہے۔ اطلاعات کے مطابق الجزائر میں رابطہ پل اڑا دیا گیا۔ اور 20 سواریوں کے گلے کاٹ کر بس کو نذر آتش کر دیا گیا۔

اطلاعات کے مطابق الجزائر کے ایک گاؤں میں انتہا پسندوں نے سڑک پر رکاوٹیں کھڑی کر کے بس کو روک لیا۔ اور بس میں سوار بیس مردوں، خواتین اور بچوں کے گلے کاٹ کر بس کو آگ لگا دی۔ بتایا گیا ہے کہ یہ کارروائی مذہبی انتہا پسند گروپ کی ہے۔ جس نے عرصہ دراز سے اس قسم کی وارداتوں کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔

ooo

بھارت اور ایڈز

بھارت میں ایڈز پھیلانے والے وائرس سے متاثرہ افراد کی تعداد دنیا بھر میں سب سے زیادہ ہے۔ اقوام متحدہ کی ایڈز کے بارے میں ایک رپورٹ جو نئی دہلی میں جاری کی گئی ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ بھارت میں ایڈز کے وائرس سے متاثرہ افراد کی تعداد چین کے مقابلے میں دس گنا زیادہ ہے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ترقی پذیر ممالک میں ایڈز کے نئے مریضوں کی تعداد میں کمی ہو رہی ہے۔ اور یہ کمی اینٹی وائرس ادویات کی وجہ سے ممکن ہوئی ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ مغربی یورپ کے ممالک میں ایڈز کے مریضوں کی تعداد میں 30 % کمی ہوئی ہے۔

ooo

بارودی سرنگوں پر پابندی کا مسئلہ

بارودی سرنگوں پر پابندی لگانے کے بارے میں ساری دنیا متفق ہو رہی ہے۔ جبکہ بارودی سرنگوں کے تاجر امریکہ اور روس اس بارے میں ابھی تک متفق نہیں ہو سکے۔ کیونکہ اس ہولناک ہتھیار پابندی لگانے سے ان کا کاروبار متاثر ہوتا ہے۔

کینیڈا کے شہر اوٹاوا میں اس بارے میں ایک عالمی کانفرنس شروع ہو گئی ہے۔ اس کانفرنس میں شریک 100 سے زیادہ ممالک کے نمائندوں نے بارودی سرنگوں کی تیاری اور ان کے استعمال پر پابندی کے عالمی معاہدوں پر دستخط کرنے اور دنیا بھر کے متعدد ممالک میں بچھی ہوئی لاکھوں بارودی سرنگوں کی صفائی کے پروگرام تیار کرنے پر رضامندی ظاہر کر دی ہے۔ یہ ایک بہت بڑا کام ہے اور اس پر بھاری اخراجات اٹھتے ہیں۔ ان بارودی سرنگوں کی وجہ سے ایک سال میں ہزاروں افراد ہلاک یا زخمی ہو جاتے ہیں۔ لیکن روس چین اور امریکہ نے ان معاہدوں پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس سلسلے میں جو ممالک سب سے زیادہ ان سرنگوں سے متاثر ہو رہے ہیں ان میں ہمارا ہمسایہ ملک افغانستان بھی شامل ہے۔ جہاں ہزاروں لوگ ہلاک یا معذور ہو چکے ہیں۔ یہ سرنگوں افغانستان میں روسی فوجوں کو مار بھگانے کے لئے بچھائی گئی تھیں۔ مگر روس کے افغانستان سے نکل جانے کے 8 سال بعد تک یہ سرنگیں صاف نہیں ہو سکیں۔

ooo

بھارت کا امریکہ پر الزام

بھارت نے ماحول کو خراب کرنے کی ذمہ داری امریکہ اور برطانیہ پر عائد کر دی ہے۔ اطلاعات کے مطابق جنوبی ایشیا میں چین کے بعد بھارت فضا میں سب سے زیادہ زہریلی گیسیں بکھیرنے والا ملک ہے۔ جہاں بجلی پیدا کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ کوئلہ ہے۔ جس کا دھواں ماحول کو آلودہ کر دیتا ہے۔ بھارت میں 70 فیصد بجلی کوئلے سے حاصل ہوتی ہے۔ تاہم بھارت کا موقف یہ کہ ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کی سب سے زیادہ ذمہ داری مغربی ملکوں بالخصوص امریکہ پر عائد ہوتی ہے۔ جس کی آبادی بھارت کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔ لیکن اس کے باوجود عالمی طور پر زہریلی گیسوں کا 30 فیصد حصہ امریکہ میں پیدا ہوتا ہے۔

ooo

تامل ناڈو میں مسلم کش فسادات

بھارت کے صوبے تامل ناڈو کے شہر کولم بٹور میں مسلم کش فسادات میں تشدد سے مزید 6 افراد ہلاک ہو گئے اس طرح سے ان فسادات میں ہلاک ہونے والے افراد کی تعداد 13 سے بڑھ کر 18 ہو گئی ہے۔ اور تشدد کا یہ سلسلہ دوسرے علاقوں تک بھی پھیل گیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ تین افراد پولیس کی فائرنگ سے ہلاک ہوئے۔ جبکہ دو افراد کو چھرا گھونپ کر ہلاک کر دیا گیا۔ فوجی اور نیم فوجی دستے علاقوں میں گشت کر رہے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود لوٹ مار اور تشدد کے واقعات میں کوئی کمی نہیں آئی۔

ooo

یعقوب امجد- کھاریاں

اخلاقِ عالیہ - عدالت

اخلاق کا احاطہ کرنا آسان نہیں ہے۔ اس لئے کہ اخلاق کا شجر شاخ در شاخ بڑھتا چلا جاتا ہے۔ کیونکہ ایک خلق دوسرے کو جنم دیتا ہے اور دوسرا تیسرے کو علی ہذا القیاس اخلاق کی نشوونما کا یہ سلسلہ پھیلتا چلا جاتا ہے۔ گزشتہ کالم میں ہم نے "سچ" کا ذکر کیا تھا۔ لاریب سچ نیکیوں کا منبع ہے اور دیگر اخلاق بھی اس سے جنم لیتے ہیں۔ اس وقت زیر نظر عدالت۔ یعنی انصاف کا خلق ہے اسلئے کہ انصاف کا دارومدار سچ پر ہے۔ سچ بولنے والا ہی انصاف کر سکتا ہے۔ سچ کے بغیر انصاف کے تقاضے پورے نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ انصاف کی منزل کی طرف چلتے ہوئے راہ میں، جو دوچار دشوار مقام آتے ہیں، انہیں صرف اور صرف سچ کے زور ہی سے عبور کیا جا سکتا ہے۔ انصاف اور عدالت افرادی اور قومی زندگی میں بڑی اہمیت والا خلق ہے۔ اس لئے کہ عدالت۔ کے ذریعے قوموں کی کایا پلٹ جاتی ہے اور افراد کندن بن جاتے ہیں۔ عدالت کا خلق ہی وہ خلق ہے جو قومی زندگی میں امن وامان کی ضمانت دے سکتا ہے۔ اگر وطن کے گلی کوچوں میں امن و سلامتی کی فضا کو برقرار رکھ کر ماحول کو خوشگوار بنانا ہو، تو اس کے لئے "عدالت" کو قائم کرنا اولین تقاضا ہے۔ اس لئے کہ اگر عوام الناس کو معلوم ہو کہ ان کے ساتھ ناانصافی نہیں ہو گی، تو وہ ازخود نہ ہاتھ اٹھاتے ہیں اور نہ دست درازی کرتے ہیں۔ بلکہ سیدھے جا کر عدالت کے در پر دستک دیتے ہیں اور اپنا حق پا کر خوشی و مسرت سے لوٹتے ہیں۔ پس عدالت کے خلق کو قومی امن وامان میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ آج قومی زندگی میں جو افراتفری اور دہشت گردی جاری ہے اس کا واحد حل یہ ہے کہ عوام الناس میں عدالت کو بے چون وچرا جاری کیا جائے۔ پھر دیکھئے اس شجر سایہ دار کا سایہ کس طرح آرام و راحت کے دامن کو وسیع سے وسیع تر کرتا چلا جاتا ہے۔ اب عدالت اور انصاف سے متعلق بعض قدماء کے اشعار تحریر کئے جاتے ہیں۔ مگر قول خداوندی گرہ میں باندھ لیجئے کہ اصل اصول یہی ہے۔

"انصاف کرو! انصاف کرنا ہی تقویٰ سے قریب تر ہے"۔

یہی سلطنت کی ہے کافی اعانت
کہ ہو ملک میں امن اس کی بدولت
نفوس اور اموال کی ہو حفاظت
حکومت میں ہو اعتدال اور عدالت
(حالی)

سبق پھر پڑھ صداقت کا عدالت کا شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا
(اقبال)

مغل بادشاہ اکبر نے عدالت کے لئے خاص اہتمام کیا تھا۔ اس کا ذکر یوں ہوا ہے۔

زنجیر عدالت بھی ہوئی تھی یہیں ایجاد
جو سمع شہنشاہ میں پہنچاتی تھی فریاد
ارجن کو تری جرات و ہمت نے بھلایا
کسریٰ کو ترے دورِ عدالت نے بھلایا
(اسماعیل میرٹھی)

مغلوں میں سے نور الدین جہانگیر بادشاہ فطرتی طور پر خوش باش اور رنگین طبع انسان تھا۔ مگر جب وہ بھی مسند عدالت پر بیٹھتا، تو ہر چیز کو بھول کر انصاف کے تقاضے پورے کرتا۔ اس سلسلے میں مولانا شبلی کی نظم 'عدل جہانگیری پڑھنے کے لائق ہے کہ کس طرح اپنی پیاری اور چہیتی ملکہ نورجہاں کو پابجولان دربار میں منگواتا ہے اور کس طرح انصاف کے تقاضے پورے کرتا ہے؟ پس اخلاق عالیہ میں سے "عدالت" کو وہ خاص مقام حاصل ہے کہ جس سے انسان کو نہ صرف دنیاوی شہرت عزت ملتی ہے بلکہ روحانی لذت اور سرور بھی حاصل ہوتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ انصاف کرو! انصاف کرنا ہی تقویٰ کی قربت کی دلیل ہے۔

ooo

شعبہ امداد طلبا اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جاسکے۔

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جاسکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

ہفتہ 6- دسمبر 1997ء

12-00 رات ۔ جرمن سروس۔
1-00 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
1-30 طبی معاملات۔ از ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب۔ فرسٹ ایڈ۔
2-30 خطبہ از حضرت صاحب۔
3-45 ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ
5-05 تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
6-00 لقاء مع العرب۔
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن۔ یو۔ ایس۔ اے۔ پروڈکشن سچائی کے متلاشی۔ انعام الحق کوثر۔
8-00 اردو کلاس۔
9-00 کمپیوٹرز سب کے لئے۔ حصہ 36۔
10-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ۔
11-05 تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ۔
12-00 سرائیکی پروگرام۔
1-00 طبی معاملات از ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب۔
1-45 لقاء مع العرب۔
2-45 اردو کلاس۔
4-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ سیمینار گولڈن جوبلی تقریبات۔ حصہ دوئم۔
5-05 تلاوت۔ خبریں۔
5-30 چینی زبان سیکھئے۔
6-00 انڈونیشین پروگرام۔
7-00 بنگالی پروگرام۔
8-00 بچوں کی ملاقات۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
9-00 لقاء مع العرب۔
10-00 عربی پروگرام۔
11-05 تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں۔
11-30 اردو کلاس۔

اتوار 7- دسمبر 1997ء

12-30 رات ۔ جرمن پروگرام۔
1-30 آپ کا خط ملا۔ سید نصیر شاہ صاحب۔
2-00 مجلس سوال و جواب۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ۔
3-15 بچوں کی ملاقات۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
4-25 چینی زبان سیکھئے۔
5-05 تلاوت۔ درس حدیث۔ خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ ترانے۔ پاکستان کے بارے میں حصہ اول۔
6-00 لقاء مع العرب۔
7-00 کینیڈین ہورائزن۔ مجلس عرفان۔ ٹورانٹو۔
8-00 اردو کلاس۔
9-00 چینی زبان سیکھئے۔
9-30 حکایات شیریں۔
10-00 بچوں کی ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ۔
11-05 تلاوت۔ درس حدیث۔ خبریں۔
11-35 چلڈرنز کارنر۔ ترانے۔ پاکستان کے متعلق۔ حصہ اول۔
12-00 خطبہ۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 97-12-5
1-00 مجلس سوال و جواب۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
2-00 لقاء مع العرب۔
3-00 اردو کلاس۔
4-00 آپ کا خط ملا۔ سید نصیر شاہ صاحب کے ساتھ۔
4-30 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ ناسا خلائی شٹل گراؤنڈ سپورٹ۔ ناسا نیشنل ایرو ناٹکس و خلائی انتظامات۔ فلائی شٹل پاپولیشن۔
5-05 تلاوت۔ خبریں۔
5-30 چینی زبان سیکھئے۔
6-00 انڈونیشین زبان سیکھئے۔
7-00 بنگالی پروگرام۔
8-00 حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ۔
9-00 لقاء مع العرب۔
10-00 البانین پروگرام۔ مجلس سوال و جواب۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔ البانین احباب کے ساتھ جرجنی۔ 97-8-28 حصہ دوئم۔
11-05 تلاوت۔ درس ملفوظات۔
11-30 اردو کلاس۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 4

کی ہے۔

فقہی آیات کی تفسیر کی وجہ سے بعض علماء اسے فقہ کی بجائے تفسیر کی کتب میں شامل کرتے ہیں لیکن اس کتاب کا موضوع بہرحال فقہ ہی ہے۔

اس کتاب کی طرز یہ ہے کہ قرآن کریم کی سورتوں کی ترتیب سے ان میں موجود فقہ سے تعلق رکھنے والے مضامین پر بحث کی گئی ہے۔ مثلاً سب سے پہلے سورۃ کے مضامین پر تفسیری طرز پر بحث ہے خاص طور پر پہلی آیت (میں اللہ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں تو بڑا مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے) کے بارے میں مختلف نقطہ ہائے نظر بیان کئے گئے ہیں کہ کیا یہ سورۃ کا حصہ ہے یا نہیں۔

احکام القرآن کی طرز چونکہ تفسیری ہے اس لئے بعض دوسری مشہور فقہی کتب کی طرح اس میں اشکالات نہیں ہیں زبان سلیس ہے۔ آپ کی سوچ بھی مجتہدانہ ہے۔

امام جصاص نے ایک ایک سورۃ کو لے کر اس کے مضامین کے اعتبار سے ابواب باندھے ہیں۔

دار الکتاب العربی بیروت لبنان نے احکام القرآن کو تین جلدوں میں شائع کیا ہے۔ ہر جلد پانچصد سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کی جلد اور طباعت عمدہ ہے۔ پاکستان میں سہیل اکیڈمی لاہور نے بھی اس کتاب کو تین جلدوں شائع کیا ہے اس کی طباعت اور خوبصورت جلد کسی طرح بیروت کے نسخے سے کم نہیں۔

بقیہ صفحہ 5

ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس معاملے کو خاص اہمیت دی جانی چاہئے اور اس پر غور کرنا چاہئے کہ اساتذہ اور طلباء میں سے زیادہ کس کا قصور ہے۔

اس میں تو کوئی شک نہیں کہ ہر بچہ اپنی سعادت اپنے ساتھ لے کر آتا ہے۔ لیکن اس بات میں بھی کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ عام طور پر بچہ اچھی ہی طبیعت لے کر آتا ہے۔ بچہ سکول میں داخل ہوتا ہے تو اس کے دل میں کسی استاد کے خلاف کوئی جذبہ نہیں ہوتا۔ وہ اساتذہ کی طرف دیکھتا ہے اور ان سے پیار مانگتا ہے۔ کسی استاد کے متعلق اسے یہ پتہ چلے کہ وہ طالب علموں پر دست درازی کرتا ہے اس سے ڈرتا ہے۔ گویا کہ بچے جب سکول میں داخل ہوتے ہیں تو ان کی سلیٹ بالکل صاف ہوتی ہے۔ اس پر لکھنے والے بچے نہیں ہوتے بلکہ اساتذہ ہوتے ہیں۔ اساتذہ اپنے کردار سے بچوں کو اپنی طرف بھی کھینچتے ہیں۔ اور بچوں کو دور بھی ہٹاتے ہیں۔ بچوں کی پٹائی کرنے والا استاد کبھی بچوں سے ان کی محبت حاصل نہیں کر سکتا۔ عزت تو کروا سکتا ہے۔ عزت ایک ایسی چیز ہے جو ڈنڈے سے کروائی جا سکتی ہے۔ لیکن محبت کا دل سے تعلق ہے۔ محبت کرنے کو جی چاہے گا تو محبت کی جائے گی۔ آپ چاہیں ماریں۔ پیٹیں۔ ترشی کریں۔ پس دیکھنا یہ ہے کہ جو بچے صاف سلیٹ لے کر سکول آتے ہیں جن کے دلوں میں کسی پر تشدد کے کوئی جذبات نہیں ہوتے وہ آخر اپنی طبیعت میں درشتی محسوس کرنے لگتے ہیں اور اساتذہ کا احترام ان کے دل میں کم کیوں ہو جاتا ہے۔ اور وہ نتیجتاً اساتذہ پر تشدد پر کیوں اتر آتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ چند ایک بچوں کو چھوڑ کر باقی سب بچے نارمل ہوتے ہیں۔

محبت دیتے ہیں اور محبت چاہتے ہیں۔ اساتذہ جیسا بھی سلوک کریں گے ویسے ہی شاگرد کی طبیعت کو موڑ لیں گے پیار کا سلوک کریں گے تو انہیں پیار ملے گا اور اگر پیار نہیں دکھائیں گے تو ان کے ساتھ بھی پیار نہیں دکھایا جائے گا۔

پس ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ بعض طالب علم پیار کو ہی نہ سمجھتے ہوں۔ وہ اس دنیا میں آتے ہوئے طبیعت ہی ایسی لائے ہوں جو ناقابل قبول ہو لیکن ایسے بچے بہت کم ہوتے ہیں۔ زیادہ تر بچے نارمل ہوتے ہیں۔ جو پیار کرتے ہیں اور پیار مانگتے ہیں۔ جب تک ان کو دئے جانے والا پیار روک نہ لیا جائے ان کے دل میں پیار ہی کے جذبات ہوتے ہیں لیکن اگر وہ پیار روک لیا جائے تو یقیناً ان کی طرف سے بھی احترام میں کمی آجائے گی اور احترام میں کمی آتے آتے وہ کیفیت پیدا ہو سکتی ہے جس کا برطانیہ کے اساتذہ شکوہ کرتے ہیں۔

پس ہم سمجھتے ہیں کہ اساتذہ کو اس بات پر غور کرنا چاہئے اور دیکھنا چاہئے کہ وہ بچوں سے کس قسم کا سلوک کرتے ہیں وہ یہ بھی کر سکتے ہیں کہ اساتذہ آپس میں مقابلہ کر کے دیکھیں کہ کس استاد کے ساتھ بچے کیا سلوک کرتے ہیں۔ یہ بھی ان کے لئے ایک سبق کا باعث ہو گا۔ یونہی کوئی بچہ کوئی طالب علم جو کسی ایک استاد کا احترام نہیں کرتا۔ ضروری نہیں کہ وہ کسی استاد کا بھی احترام نہ کرتا ہو وہ یقیناً کئی اساتذہ کا احترام کرتا ہو گا۔

پس دیکھنے کی بات یہ ہے اور یہ اساتذہ کا کام ہے کہ وہ دیکھیں کہ بچے ان کے ساتھ جو سلوک کرتے ہیں اس کی وجہ کیا ہے۔ وہ اپنی اس طبیعت کو پیدائش ہی کے وقت دوسری دنیا سے لے کر آئے ہیں یا اساتذہ نے ان کی طبیعت کے رجحان کو اس طرف موڑ دیا ہے۔ یہ بات اساتذہ کے لئے قابل غور ہے۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ اس کی اہمیت کے پیش نظر اساتذہ یقیناً اس پر غور کرنا مناسب بلکہ ضروری سمجھیں گے۔

(ن ۔ ہی)

○○○

ڈسٹری بیوٹرز: فرنس آئل ● کیروسین آئل ● ہائی سپیڈ ڈیزل ● انجن آئل ● گیئر آئل اور ● انڈسٹریل آئل

پاکستان بھر میں آئل شاپس کے لئے ہول سیل ریٹس پر لبریکینٹس دستیاب ہیں

شیل پاکستان لمیٹڈ

Shell

سمیع سنز

بادامی باغ لاہور

042 { 7722756-200273
200453-7725461
202330

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 5- دسمبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 8 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 19 درجے سنٹی گریڈ

○ قائم مقام صدر وسیم سجاد نے کہا ہے کہ خدا کے فضل سے بحران حل ہو چکا ہے۔ اب حکومت اپنے مینڈیٹ کے مطابق ملک و قوم کے مسائل پر بھرپور توجہ دے گی۔ انہوں نے اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ مستقل صدر کا معاملہ اللہ بہتر جانتا ہے۔ 13ویں اور 14ویں ترامیم پر فیصلوں کا اختیار عدالت کو ہے۔ جسٹس سجاد کا خط مل گیا ہے۔ آئین کے مطابق کارروائی ہوگی۔

○ وائس آف امریکہ کے مطابق آئینی و قانونی ماہرین اب بھی یہ سوال کر رہے ہیں کہ پاکستان کا چیف جسٹس کون ہے۔ اگرچہ جسٹس اجمل میاں نے قائمقام چیف جسٹس کے فرائض سنبھال لئے ہیں تاہم جسٹس سجاد علی شاہ نے قائمقام صدر وسیم سجاد کے نام ایک خط میں جسٹس اجمل میاں کے تقرر کو غیر آئینی اور غیر موزوں قرار دیا ہے۔

○ معطل چیف جسٹس آف پاکستان مسٹر جسٹس سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ فتح بالآخر حق کی ہوگی۔ انہوں نے یہ بات پنجاب بار کونسل کے وائس چیئرمین حافظ عبدالرحمان انصاری سے ٹیلی فون پر گفتگو کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ اسلام اور مسلمانوں کو ہمیشہ اپنوں نے دھوکا دیا۔ نہ مجھے شکست دی جا سکی نہ میں زیر ہوا۔ فتح حق کی ہی ہوگی۔ دغا دینے والوں کا کوئی علاج نہیں۔ میں اب بھی اپنے موقف پر قائم ہوں۔ غیر قانونی کارروائیاں میرے حوصلے پست نہیں کر سکتیں۔ جسٹس سجاد جب کراچی پہنچے تو سینکڑوں عقیدت مندوں نے ان کے ہاتھوں کو بوسے دیئے۔

○ جسٹس سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ چیف جسٹس کی حیثیت سے جو فیصلے اور احکامات انہوں نے جاری کئے وہ بالکل آئینی اور قانونی تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں اپنے خلاف مقدمے میں اپنا دفاع کروں گا۔

○ سپریم کورٹ کے سینیئر جج سعید الزمان صدیقی کی سربراہی میں قائم دس رکنی بنچ نے معطل چیف جسٹس آف پاکستان سید سجاد علی شاہ کو بنچ کے سامنے خود یا وکیل کے ذریعے پیش ہونے کے لئے نوٹس جاری کر دیا ہے۔ جو سابق چیف جسٹس کو کراچی روانگی سے کچھ دیر پہلے دیا گیا۔ وصولی سے انکار پر جسٹس صدیقی نے سخت نوٹس دیا۔ جسٹس صدیقی کی سربراہی میں دس جج سید سجاد علی شاہ کی بطور چیف جسٹس تقرری کے خلاف درخواستوں کی سماعت کر رہے ہیں۔ سپریم کورٹ کے بنچ نے دوسرے مدعا علیھان فیڈریشن آف پاکستان اور صدر پاکستان کو بھی نوٹس جاری کر دیئے ہیں۔ قانونی ماہرین نے کہا ہے کہ کسی معطل چیف جسٹس کو نوٹس پہلی مثال ہے۔ قانون کسی حاضر سروس جج کے خلاف رٹ کی اجازت نہیں دیتا۔

○ سپریم کورٹ کا دس رکنی بنچ جو جسٹس سجاد علی شاہ کی سنیارٹی سے متعلق دائر درخواستوں کی سماعت کر رہا ہے کی آئینی و قانونی حیثیت کے خلاف مزید دو درخواستیں سپریم کورٹ میں دائر کر دی گئی ہیں۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے سابق صدر فاروق احمد خان لغاری سے انتہائی دلی نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ حالیہ بحران کے نتیجہ میں ہمارے تعلقات متاثر ہوئے لیکن اب یہ ماضی بن چکے ہیں۔ پیارے دوست اب میرے دل میں کوئی میل نہیں ہے۔ وزیر اعظم نے سابق صدر کو خط میں مزید لکھا ہے کہ آپ کی صحت اور خوشیوں کے لئے دعا گو ہوں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے کہا ہے کہ بحران ختم ہو گیا۔ باتیں بھی بہت ہو چکیں۔ اب کام کا وقت ہے۔ امن و امان کی صورتحال اطمینان بخش ہے۔ مزید بہتری کے لئے اقدامات کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ حکومت نے اعلان کیا ہے کہ یو بی ایل سے نکالے گئے ملازمین کو واپس لیا جائے گا۔ چینی کی درآمدی ریگولیٹری ڈیوٹی 10 فیصد سے بڑھا کر 20 فیصد کر دی گئی ہے۔ اس سال گندم کی پیداوار میں ڈیڑھ ملین ٹن اضافہ متوقع ہے۔

○ محکمہ تعلیم نے پنجاب بھر کے سرکاری سکولوں میں پی ٹی سی اساتذہ کی خالی دس ہزار آسامیوں کو میرٹ کے تحت جنوری 1998ء تک پر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ سابق صدر لغاری کے بیٹے اور چچا زاد بھائیوں نے بھی قومی و صوبائی اسمبلیوں سے مستعفی ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ حکومت نے قومی بینکوں اور مالیاتی اداروں کے نادہندگان کے خلاف 31 دسمبر 1997ء کے بعد گرینڈ اپریشن شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس وقت 65- ارب روپے کے قرضے ڈوبے ہوئے ہیں وزیر اعظم نے بینکوں اور مالیاتی اداروں سے نکالے گئے 5416 ملازمین کی بحالی کے لئے وزارت خزانہ کو احکامات جاری کر دیئے ہیں۔

○ حکومت کی ہدایت پر صوبہ بھر میں بلدیاتی اداروں اور دیگر حکام نے دینی مدارس اور مساجد کی فہرستیں تیار کرنے کا کام شروع کر دیا ہے مساجد کا رقبہ۔ رجسٹریشن' تعمیر کا نقشہ مسلک' خطیب اور امام بارگاہ کے متعلق معلومات اکٹھی کی جا رہی ہیں۔

○ پرائز بانڈ کے نمبروں کی فروخت غیر قانونی ہے۔ اس بارہ میں ہائی کورٹ نے رپورٹ مانگ لی ہے۔

○ عالمی بینک اور آئی ایم ایف کی ہدایت پر حکومت نے بجلی کے نرخوں میں مرحلہ وار 15 فیصد اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ سپریم کورٹ بار ایسوی ایشن کے صدر عابد حسن منٹو نے کہا ہے کہ حالیہ بحران کے دوران کوئٹہ پشاور اور اسلام میں ہونے والے فیصلے سیاسی اثر و رسوخ اور دباؤ سے آزاد نہیں تھے۔ حالیہ جنگ میں دونوں طرف سے آئین و قانون سے ماورا اقدامات کئے گئے۔ عدلیہ کو اپنے وقار میں نقصان کی تلافی خود ہی کرنا ہوگی۔ بحران بڑھانے میں نصر اللہ اور چٹھہ جیسے افراد نے اپنے مفادات کے لئے کردار ادا کیا۔ انہوں نے کہا حالیہ عدالتی فیصلے بیرونی سیاسی طاقتوں کے دباؤ پر کئے گئے۔ عدلیہ اور حکومت سمیت کوئی ادارہ اصولوں پر نہیں کھڑا تھا۔ یہ لڑائی آئینی نہیں سیاسی تھی۔

○ بی بی سی نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ آئین کے مطابق صرف سپریم جوڈیشل کونسل جسٹس سجاد کو ہٹا سکتی ہے۔ بحران میں ٹھہراؤ آگیا ہے۔ مگر ابھی موجود ہے معاملہ اتنا سادہ نہیں جتنا نظر آ رہا ہے۔ سجاد علی شاہ اب بھی خود کو چیف جسٹس کہتے ہیں۔

○ آزاد کشمیر میں بھی حکومت اور عدلیہ تنازع شروع ہو گیا ہے عدالت نے آزاد کشمیر حکومت کو نوٹس جاری کیا ہے کہ آرڈی ننس کے بارے میں حکم امتناعی جاری کرنے کے باوجود کابینہ میں زیر بحث لانے پر کیوں نہ آپ کے خلاف کارروائی کی جائے۔ عدالتی نوٹس پر حکومت سپریم کورٹ چلی گئی۔

بشیر گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان: 04524-211806
رہائش شہر: 04524-211883
گاؤں: 04524-22288

خوشخبری
محدود مدت کیلئے خصوصی رعایت
مردانہ کینوس شوز پر 20%
زنانہ کینوس شوز پر 10%
نیو کامران شوز سٹور۔ گولبازار ربوہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
20 گرام /30، 40 گرام /50، 100 گرام /100 روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) /250
• ہمدردانہ مشورہ • کامیاب علاج • مفید و مجرب ادویہ
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

جدید ہومیوپیتھی
کیوریٹو سسٹم (CURATIVE SYSTEM) ہومیوپیتھی کی جدید ترین (MODERN) صورت ہے۔ محض چھوٹی طاقت (30 پوٹینسی یا اس سے کم) کے مرکبات تو یورپ اور ایشیا کی کئی کمپنیاں پیش کرتی ہیں لیکن ٹکچر (Q)، سے لیکر 30، 200، 1000، دس ہزار اور ایک لاکھ طاقت (POTENCY) میں 800 مکمل اور مختصر کورسز میں عام استعمال کی انسانی، حیوانی، پولٹری اور کیوریٹو سمیلز (CURATIVE SMELLS) پر مشتمل ایک نظام صرف ہم پیش کرتے ہیں پرانی، ضدی، بار بار حملہ کرنیوالی اور پیچیدہ امراض کے مکمل کورسز، رہنما لٹریچر کے ساتھ ایسا آسان طریقہ علاج مہیا کرتے ہیں کہ ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کے ساتھ ساتھ بڑی تعداد میں ایلوپیتھ ڈاکٹرز اور یونانی طبیب بھی ان سے بھرپور استفادہ کر رہے ہیں۔ عام پڑھے لکھے لوگ بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔
مفصل لٹریچر ہر شہر کے کیوریٹو سٹاکسٹوں سے مفت یا /5 روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر بذریعہ ڈاک طلب کریں۔
کیوریٹو میڈیسنز انٹرنیشنل ربوہ (پاکستان)
ہیڈ آفس 04524 {213156 / 771
سیلز: 04524-211283 کلینک: 04524-211054 فیکس 04524-212299